انسانی جسم میں اللہ کی نشانیاں

اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں

میں سب سے بڑی حقیقت اور کائنات

کی بے مثال تخلیقات کا شاہکار خود

انسان کا اپنا وجود ہے۔

اگر ہم اپنے جسم میں غورو فکر کریں تو

ہم اس سے اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتے ہیں

،انسانی جسم کائنات کا حیران کن مظہر

ہے، اگر ہم اپنے

ہی جسم پر غورو فکر کریں تو ہمیں اپنے

جوڑ جوڑ روئیں روئیں بافت بافت میں

اللہ تعالی نشانیاں نظر آئیں گی،

یوسف کاشمیری کی شاہکار تحریریں

انسانی جسم کے متعدد نظامات اور

قاعدے ہیں

Cerebral cortex
Corpus callosum
Thalamus
Hypothalamus
Pituitary gland
Amygdala
Hippocampus

، آپ ذرا دماغ پر غور کریں اس میں

25 ارب سے زیادہ نیورون ہوتے ہیں

جو اپنا کام ہمہ وقت کرتے رہتے ہیں

حتیٰ کہ نیند کے دوران بھی ان کا کام

اسی طرح جاری رہتا ہے، ساری دنیا کا

ٹیلیفون نظام بھی اس کے برابر کام

نہیں کر سکتا انسانی دماغ دن میں اتنی

برقی تحریک پیدا کر دیتا ہے جتنی پوری

دنیا کے ٹیلیفون نظام ایک دن میں پیدا
کرتے ہیں۔

دل کو دیکھئے خود تو چھوٹا سا گوشت کا
لوتھڑا ہے، لیکن ایک آدمی کی اوسط
زندگی میں تقریبا 80 ہزار ٹن خون
پمپ کرتا ہے، اور اس سے بھی زیادہ
حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ اپنی بجلی
خود پیدا کرتا ہے، اگر ایک آدمی ستر
سال زندہ رہے تو اس کا دل چار کھرب
بار دھڑکتا ہے، اسی طرح ایک آدمی کی
اوسط زندگی میں اس کے پھیپھڑے
پچاس کروڑ مرتبہ پھولتے اور سکڑتے
ہیں،

انسان کی بنائی ہوئی کوئی بھی مشین نہ
ایسی مشقت کر سکتی ہے، اور نہ بغیر
مرمت اور دیکھ بھال کے اتنے لمبے
عرصے تک اپنا کام جاری رکھ سکتا ہے،
بایاں پھیپھڑا، دائیں پھیپھڑے سے
چھوٹا ہوتا ہے ایسا کر کے قدرت نے
قدرت نے دل کیلئے جگہ فراہم کی ہے،

،انسان ایک دن میں تقریبا ایک
چوتھائی گیلن لعاب (تھوک) پیدا
کرتا ہے، سال بھر میں یہ مقدار 10
ہزار گیلن تک جا پہنچتی ہے۔ انسانی
آنکھ میں ایک کھرب سے زیادہ روشنی
قبول کرنے والے ریشے ہوتے ہیں،

یہ تعداد ان ستاروں کے برابر ہے جو
ملکی نامی کہکشاں میں ہیں، انسانی چھینک
کی رفتار 100 میل فی گھنٹہ ہے انسانی
جسم میں اگر خون کی شریانوں کو ناپا
جائے تو ان کی لمبائی ساٹھ ہزار میل
لمبی ریلوے لائن کے برابر نکلے گی،
کھانسی ایک طرح کا انعکاسی عمل ہے،
جس سے حلق اور پھیپھڑوں کی زیریں
نلکیوں کی صفائی ہوتی ہے، کھانسی میں
ہوا نکلنے کی زوردار رفتار 760 میل فی
گھنٹہ ہو سکتی ہے، انسانی جسم 300
ہڈیوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، لیکن
بالغ ہونے پر ہڈیوں کی تعداد 206
ہو جاتی ہے، صرف مسکراہٹ کے
وقت انسان کے 17 پٹھے استعمال
ہوتے ہیں لیکن تیوری چڑھانے کے
وقت ان کی تعداد 43 ہو جاتی ہے،
دلچسپ بات یہ ہے کہ دو ہزار تیوریاں
چہرے پر ایک جھری کا جنم دیتی ہیں،
انسانی جسم 30 کروڑ کیمیاوی اجزاء پر
مشتمل ہوتا ہے، اس کی مثال یوں ہے
کہ اگر ان اعداد و شمار پر مشتمل اجزاء کو

لفظوں میں لکھنا چاہیں تو اس کے دس
ہزار ضخیم کتابوں کی ایک لائبریری بن
جائے گی، اور اگر اس کی تفصیل لکنا
چاہیں تو بہت مشکل کام ہے، اعصاب
سے دماغ اور دماغ سے اعصاب کی
جانب آنے جانے والی لہریں 17 میل
فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہیں، حلق
سے آواز نکالنے کا عمل میں انسانی جسم
کے 72 مختلف عضلات کام کرتے ہیں
ہر سیکنڈ پر انسانی جسم میں خون کے

ڈیڑھ کروڑ خلیے مر جاتے ہیں، اوسط
انسانی دل زندگی بھر کے دوران 3
ارب مرتبہ دھڑکتا ہے،
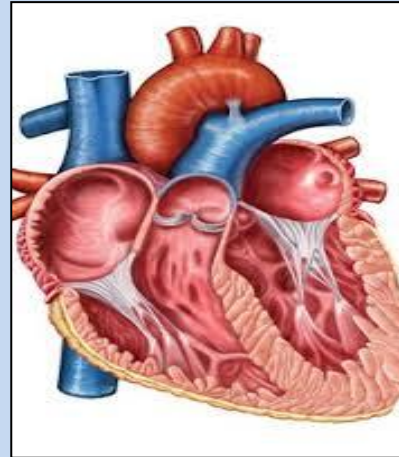
اور 4 کروڑ 80 لاکھ گیلن خون پمپ
کرتا ہے، چوبیس گھنٹوں کے دوران
اوسطاً ایک انسان 23 ہزار 40 مرتبہ

سانس لیتا ہے، انسانی خون دن بھر میں
جسم میں گردش کرتے ہوئے 6 ہزار
میل کا سفر طے کرتا ہے ہمارے جسم
میں نالیوں کی مجموعی لمبائی 60 کلومیٹر
سے زیادہ ہے انسانی ران کی ہڈی
کنکریٹ سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے،
چھینکتے وقت انسانی کا ایک ایک حصہ حتیٰ
کہ دل کی دھڑکن بھی رک جاتی ہے
انسانی عضلات کی لمبائی 45 میل ناپی
گئی ہے، یہ سب معجزے ہمارے اندر

چھپے ہوئے ہیں اس لئے ہمیں کہیں اور
دیکھنے کی ضرورت نہیں، اگر ضرورت
ہے تو غور و فکر کرنے کی، اگر ہم
پیدائش کے عمل پر غور کریں تو اس
سے بھی زیادہ حیرت ہوگی، ہمارا جسم
ایک خلیے کی تقسیم کا نتیجہ ہے

خلیہ لحمیات سے بنتا ہے اور لحمیات
مختلف قسم کے ایمائنو ایسڈ سے، ایمائنو
ایسڈ مختلف عناصر سے پھر اس میں
زندگی کی رُو کا دوڑنا، اور اس میں ہماری
نسلی خصوصیات کی معلومات کا اسٹور
ہونا اس کے علاوہ انسان کی آنکھ، ناک
کان، جگر، دل گردے، وغیرہ

یہ سب ایک خلیے کی تقسیم کا نتیجہ ہے
، صرف ایک نوزائیدہ بچے کا جسم تقریبا
دو ارب خلیات پر مشتمل ہوتا ہے، پھر
ان خلیوں کی افزائشِ نسل کا ہونا ان
میں خوراک حرارت اور سانس کا نظام
اور غیر ضروری مواد کو خارج کرنے کا
نظام، پھر اس خلیے کی تقسیم در تقسیم ہو
کر مکمل صورت کا بننا،

پھر اس کی خوراک اور سانس کا نظام
آنول کے ذریعے ماں کے جسم کے
ساتھ منسلک ہو جانا، بچے کے دنیا میں

آنے سے پہلے صحت مند اور معیاری

دودھ کا بندوبست ہو جانا،

ذرا غور کیجئے۔۔

یہ خوبصورت نقشہ کس نے بنایا،

جسم کو مضبوط بنانے کیلئے خون اور

اعضاء کی حفاظت کیلئے استخواں کا نظام

کس نے پیدا کیا ہڈیوں کو حرکت دینے

کیلئے عضلات کس نے بنائے، جسم کو

آکسیجن فراہم کرنے اور کاربن ڈائی

آکسائیڈ خارج کرنے کیلئے نظامِ تنفس

کس نے پیدا کیا
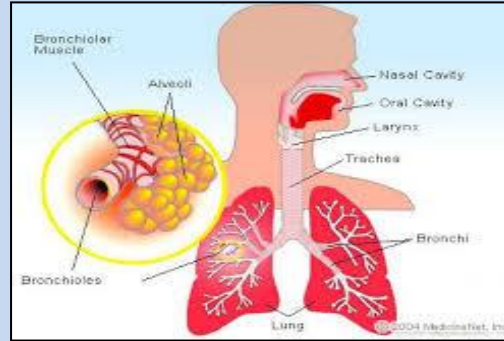
تمام جسم کو خون خوراک اور رطوبتیں

پہچانے کیلئے دورانِ خون کا نظام کس

نے پیدا کیا، خون کو فلٹر کرنے کیلئے

گردے کس نے بنائے
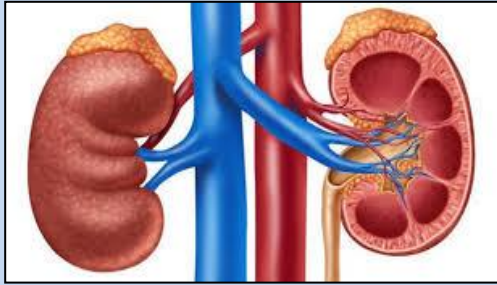
ان گنت رگوں، ہڈیوں اور سیروں

گوشت کو ایک ترتیب، توازن کے

ساتھ کس نے جوڑا

پھر ان کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا،
محسوس کرنا نشو نما، حرکت کرنا کرنا،
سانس لینا، دل کا دھڑکنا، اخراج
،اعصاب غدود، وغیرہ کس نے پیدا
کیے

،وہ کون ذات ہے جس نے ایک وسیع و
عریض کائنات کو سمیٹ کر ہمارے
چھوٹے سے وجود میں میں رکھ دیا، یہ

سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جسے ہمہ
وقت اپنے وجود میں دیکھتے ہیں اور
محسوس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآنِ
پاک میں فرماتے ہیں کہ یقین لانے
والوں کیلئے زمین میں ان گنت نشانیاں
ہیں اور خود تمھاری ذات میں بھی، کیا
تم انہیں نہیں دیکھتے، اگر ہم اپنے جسم
میں اللہ تعالیٰ پیدا کردہ ان نشانیوں پر
غور کریں کریں گے تو ہماری عقل
ہمارے تمام سوالوں کا جواب خود دے

گی، کہ یہ سب کچھ نظر نہ آنے والی
ایک حکمت و قدرت والی ہستی کا بنایا ہوا
نظام ہے، جو بغیر خرابی ہمہ وقت اپنے
کام میں مصروف ہے انسانی جسم اللہ
تعالیٰ کی نشانیوں کا حیرت انگیز عجوبہ ہے
جس میں تمام پرزے
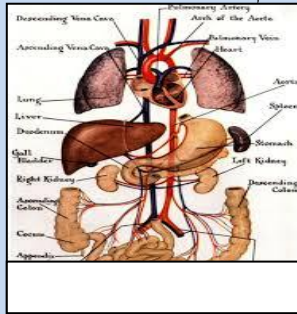
اپنے مخصوص کام نہایت خوبی اور خوش
اسلوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اس کا

ایک ایک عضو، ایک ایک بافت، ایک
ایک ریشہ، ایک ایک ہڈی، ایک ایک
خلیہ غیر محسوس انداز سے اپنے رب کی
حمد و ثنا بیان کر رہے ہیں،

ذرا غور کیجئے۔۔

آنکھوں کو بینائی کس نے عطا کی کہ وہ
دیکھنے لگیں

،کانوں کو شنوائی کس نے عطا کی کہ یہ
سننے لگے،
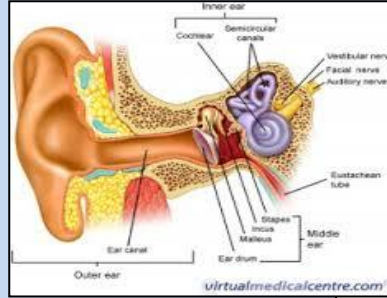
ناک کو سونگھنے کی حس کس نے عطا کی

،زبان ذائقہ کیسے محسوس کرنے لگی،
پھر اس کو گویائی کس نے عطا کی اس

سے بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ
اربوں انسانوں میں کوئی ایک دوسرے
کی کاپی نہیں، ہر شخص کی شکل جدا
ڈیزائن جدا جدا،

،پھر ان کے رنگ مختلف کوئی سفید کوئی
بھورا کوئی گندمی کوئی سانولا کوئی سرخ و

سفید، پھر آنکھوں کے ڈیزائن مختلف
ان کے کلر مختلف، کوئی سرمگین
آنکھوں والا،

کوئی بھوری کوئی نیلی آنکھوں والا، پھر
ناک کے ڈیزائن جدا جدا، ہر ایک کا

نقشہ الگ الگ، طبیعتیں الگ الگ ہر
ایک کی عادتیں ایک دوسرے سے
مختلف، ہر کسی کے محسوسات جدا جدا،
یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جو
ہمارے جسم کے خلیے خلیے میں موجود
ہیں،
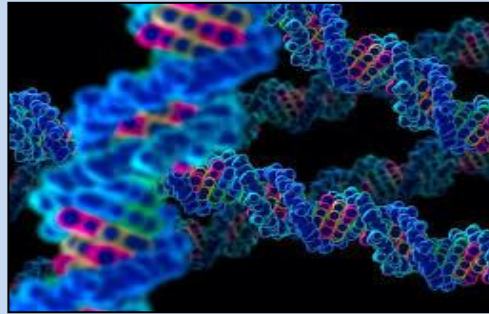
پھر کیا وجہ ہے کہ ہمیں یہ نشانیاں نظر
نہیں آرہیں، دراصل ہم نے اپنے نور

بصیرت کو دھندلا کر دیا، اگر ہم آئینہ
دل کو صاف کرلیں اور بصیرت کی آنکھ
سے دیکھیں تو اس میں یہ نشانیاں ہمیں
صاف جلوہ گر نظر آئیں گی۔